خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 227 | اتوار 22 جمادی الاول 1417ھ 6 اخاء 1375 ہش 6 اکتوبر 1996ء

انسانی پیدائش کی اصل غرض عبادت الٰہی ہے

اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خوردونوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے تو بیکار قرار دیتے ہیں مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اسے ایندھن ہی بنا لیں گے اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ (-) خدا تعالیٰ کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ (عبادت) میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً" جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شیئی مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی موید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی (عبادات) جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو۔ یہ سجدے صرف جنتر منتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 487)

خصوصی درخواست دعا

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کے برادر اصغر مکرم فیض محمد صادق صاحب ایڈووکیٹ (حال لندن) شدید بیمار ہیں اور لندن میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ وہ سردرد' ہائی بلڈ پریشر' دل کے عارضے اور پیٹ درد وغیرہ کے عوارض کے شکار ہیں۔ گزشتہ تین دن سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت بہتر نہیں ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

○ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب کارکن دفتر تشخیص جائیداد کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 96-8-16 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام سید زین العابدین اکبر تجویز ہوا ہے یہ بچہ مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب سابق کارکن دارالقضاء (احمد نگر) کا پوتا اور مکرم قریشی محمد اسحاق شاہ صاحب بستی باوا صفرا ملتان کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس بچہ کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ مکرمہ ناصرہ عزیز صاحبہ بلڈ پریشر کے شدید حملہ کے باعث فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص غلام مہدی ولد سلطان احمد ساکن جھنگ صدر کے خلاف متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں کہ وہ لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دیکر رقوم بٹور لیتے ہیں۔ احباب محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

ہم نے اپنے معاشرے اور تہذیب کو جھوٹ سے پاک کرنا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پس سچائی کی طاقت ہے جو توحید کی تائید کے لئے آپ کے کام آئے گی۔ جھوٹ اور مکر کی طاقت ہے جو مشرکین کے کام آرہی ہے۔ تو یہ ٹکر ہے اور اس چیلنج کو ہم نے قبول کیا ہے اور کریں گے اور توحید کی خدمت کے تمام تقاضے پورے کریں گے۔ ہم ان بزدلوں میں سے نہیں ہیں جو یہ دیکھ کر کہ دشمن بڑا طاقت والا ہے' پیٹھ دکھا سکیں۔ ہم توحید کے لئے سینہ سپر ہو کر آخری دم تک کوشش کرنے والے لوگ ہیں۔ کبھی دنیا ہمیں پیٹھ دکھاتے ہوئے نہیں دیکھے گی۔ پس اس کے وہ طریق اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں سکھائے ہیں (کلام الٰہی) میں۔ اور اسی آیت کے اندر یہ مضمون ہے کہ تم اگر سچائی سے چمٹ جاؤ گے تو یہ توحید کا نشان ہے اور یہ شرک کو اجازت نہیں دے گا کہ تمہارے اندر داخل ہو جائے۔

اب یہ سچائی کا مضمون بھی بہت پھیلا پڑا ہے وہ لوگ جو گندگی اختیار کرنے والے ہیں آپ ان کے معاشرے میں جا کر دیکھیں' ان کی باتیں سنیں اکثر جھوٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کے بچے ان کے بڑے بات بات پہ جھوٹ بولتے ہیں اور اس سے لطف اٹھاتے ہیں۔ ان کی مجالس میں اکثر جھوٹ کی بکواس کو مذاق سمجھا جاتا ہے اور کوئی عار ہی نہیں رہتی جھوٹ سے۔ تو وہ جو کلام کا جھوٹ ہے وہ ان کی زندگی کا جھوٹ بن جاتا ہے۔ وہ زہر ان کی رگ وپے میں سرایت کر جاتا ہے۔ وہ منحوس تصویریں ابھرتی ہیں جو دنیا کے ایسے ہیروز کی' ایسے سکرپٹ لکھنے والے بے ادب لوگ یعنی ادب سے عاری اور بے ادب۔ وہ شعریت کے نام پر شعریت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ ایسا بھونڈا مذاق ہے کہ کوئی شریف انسان جس میں ذرا بھی ذوق کی قدر ہو وہ تھوڑی دیر بھی یہ پروگرام دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن مذاق بگاڑ دیئے گئے ہیں۔

تو ایک بات یاد رکھیں کہ ہم نے اپنے معاشرے اور اپنی تہذیب کو اور تمام دنیا کی جماعتوں کو جھوٹ سے پاک کرنا ہے اور جھوٹ سے پاک کرنے کی مہم جاری ہونی چاہئے۔ اور اگر طبیعت میں سچائی پیدا ہو جائے تو ساری دوسری بدیوں کا ازالہ کر دیتی ہے۔ تو ایک طریق تو یہ ہے کہ اس رجس سے ان کو چھڑائیں جو لازماً جھوٹ پر منتج ہو گا اور بت پرستی کے ذریعے داخل ہو گا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) ایسے رجس سے پناہ مانگو' دور ہٹو جو ضرور بتوں تک پہنچا دے گا۔ اور یاد رکھو (-) سب سے خطرناک بت جھوٹی بات ہے' جھوٹ کا قول ہے' جھوٹ کی عبادت ہے۔ (از خطبہ 3۔ مئی 1996ء)

تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6- اخاء 1375 ہش — 6 - اکتوبر 1996ء

حقوق اللہ اور حقوق العباد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں ایک تو اللہ کے- دوسرے عباد کے- پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ دانستہ کسی امراللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے- مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کر رہنے کا مقام ہے- کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے- اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی' خداترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں- یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب تک پہنچتی ہے- پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا-"

اگرچہ انسان پر جو خدا تعالیٰ کے حقوق ہیں ان کی بھی بہت اہمیت ہے اور انسان اپنی غفلت سے یا اپنی غلط سوچ سے کسی وقت ان حقوق کی ادائیگی میں غلطی بھی کر سکتا ہے اور اکثر غلطی ہو بھی جاتی ہے- یہ بات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے میں حائل ہو جاتی ہے کیونکہ اگر اس کے حقوق ہی ادا نہ کئے جائیں تو اس کی خوشنودی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے- لیکن حضرت صاحب کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک بندوں کے حقوق کا تعلق ہے ان کی بھی بہت بڑی اہمیت ہے- پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے- ہر انسان کے ساتھ چاہے وہ کوئی ہو' کسی مذہب کا ہو' کسی مسلک کا ہو' کسی رنگ کا ہو' کسی نسل کا ہو' دنیا کے کسی ہی خطے سے تعلق رکھتا ہو نیک سلوک کرنا سب سے اہم بات ہے- اکثر اوقات ان باتوں میں انسان غلطی کر جاتا ہے- صرف ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے جن کے متعلق وہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کے اپنے ہیں- اپنے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں- اپنی قوم سے تعلق رکھتے ہیں- اپنے ملک سے تعلق رکھتے ہیں- اپنے رنگ کے ہیں- اپنی نسل کے ہیں- اور دوسروں سے اگر نفرت نہ بھی کرے تو ان کی مدد پر اس طرح تیار نہیں ہوتا- لیکن جب تک ساری انسانیت کا خیال نہ رکھا جائے اس وقت تک دل میں وہ نیکی پیدا نہیں ہو سکتی جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے- اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ دشمن بھی پکار اٹھے کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے- اگر دشمن کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جائے گا- اگر مخالف کو مخالف سمجھتے ہوئے اسے پرے پھینک دیا جائے گا- تو وہ ہمارے متعلق یہ بات کس طرح کہہ سکے گا کہ ہیں تو ہمارے مخالف مگر ہیں ہم سے اچھے-

جہاں تک آپس میں تعلقات کا تعلق ہے- اسے اس ارشاد کے مطابق خاصی اہمیت مل جاتی ہے- اور یہ صرف خداترسی اور اتقاء کی وجہ سے ممکن ہے- اتقاء ہی کے سلسلے میں حضرت صاحب نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کو نہیں لیتا بلکہ قلب کی تہہ تک پہنچتا ہے اور جب تک انسان کا دل نیکی اور پاکیزگی کا حامل نہ ہو اور اس میں خداترسی نہ ہو اور وہ تقویٰ سے کام نہ لے اس وقت تک وہ انسانی تعلقات کو سمجھ ہی نہیں سکتا اور انسانی تعلقات میں وہ رویہ اختیار نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے- پس ہمیں خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں اور بندوں کے بھی- خدا تعالیٰ تو معاف بھی کر دیتا ہے لیکن بندے اکثر اوقات معاف کرنے کی بجائے اپنے دل میں انقباض پیدا کر لیتے ہیں- اور اس طرح خلیج بڑھنے لگتی ہے-

پس ہمیں انسانوں کے جو حقوق ہیں ان پر خاص طور پر غور کرتے رہنا چاہئے اور ان کی ادائیگی کو یقینی بنانا چاہئے- یہ بات بھی کہہ دینا مناسب ہو گا کہ بندوں کے حقوق ادا کرنے سے بھی جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے وہ ویسی ہی ہے جیسے خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی- اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے-

کب کہا میں نے کہ میری بات مان
کب کہا میں نے کہ میرے ساتھ چل
ہاں مگر سن تو سہی باگوشِ ہوش
اور جو کہنا ہے کہہ دے برمحل

ابوالاقبال

○

اس سے پہلے ہی اُسے کاٹ کے کوئی رکھ دے
ہاتھ جو آپ کے دامن سے جُدا ہوتا ہے

عشق کو کاش وُہی ساز عطا ہو یارب
دیکھ کر حُسن جسے نغمہ سرا ہوتا ہے

قفسِ تن میں جو تھا طائرِ سدرہ محبوس
آج وہ دامِ اسیری سے رہا ہوتا ہے

سر جُھکا دیتی ہے خود رفعتِ افلاک کہ جب
سامنے آپ کا نقشِ کفِ پا ہوتا ہے

آنکھ وہ آنکھ کہ نفرت سے تہی ہوائے دوست
دل ہے وُہ دل جو محبت سے بھرا ہوتا ہے

عشق و مستی کی یہ پہچان کہ ہر دم ہر آن
دلِ بیتاب میں اک حشر بپا ہوتا ہے

ہائے وہ کرب جسے عشق کا حاصل کہیئے
ہائے وہ درد کہ جو دل کی غذا ہوتا ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

علم اللسان

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

اول- وہ زبان جو لفظ کے ذریعے بتائی جاتی ہے جو منہ کے حرکات سے آواز پیدا ہوتی یا منہ سے کوئی بات انسان بیان کرتا ہے جس کو دوسرے انسان کانوں سے سن کر سمجھتے ہیں جیسا کہ میں اب بول رہا ہوں اور تم اس کو سن رہے ہو یہ تقریری زبان کہلاتی ہے

دوئم- علم زبان کا ایک حصہ وہ ہوتا ہے جس کو تحریری زبان کہتے ہیں یعنی اپنے مطالب اور خیالات کو لکھ کر پیش کرنا وہ الفاظ جو ہم بولتے ہیں ان کے لئے کچھ اشارات اور نقوش مقرر ہوتے ہیں ان کے ذریعے سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے تم کو معلوم ہے کہ ہر بات لکھ کر پیش کر سکتے ہیں

سوئم- ایک زبان اشارات سے تعلق رکھتی ہے اس میں نہ بولا جاتا ہے نہ لکھا جاتا ہے بلکہ اشارات ہوتے ہیں جیسے تار آتا ہے تار دینے والا کچھ اشارات کرتا ہے اور لینے والا ان اشارات کو سمجھتا ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ ایک دفعہ ٹک ٹک ہوگا تو یہ حرف ہوگا دو دفعہ ہوگا تو یہ حرف ہوگا پھر وہ ان اشارات سے کئی سو میل کے فاصلے پر سے مطلب سمجھ لیتا ہے یا پرانی زبانوں میں جانوروں یا مختلف قسم کی شکلوں کے بنانے سے اپنا مطلب ظاہر کر دیا کرتے تھے مثلاً کتے سے یہ مطلب ہوگا یا شیر سے یہ مطلب ہوگا مصر میں یہی زبان بولی جاتی تھی ور یہ تصویری زبان کہلاتی تھی لوگ اس سے مطلب سمجھ لیتے تھے-

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

دہشت گردی یا صلح و محبت

وطن عزیز میں لاقانونیت اور دہشت گردی اور "ہیں درندے ہر طرف" کا جو شیطانی رقص جاری ہے اس سے ہر پڑھے لکھے باشعور شخص کا ذہنی سکون غارت ہو کر رہ گیا ہے۔ خوف اور سہم کی یہ کیفیت ہر شخص کے لئے ایک سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے کہ عافیت کا حصار کدھر ہے اور بدامنی' قانون شکنی اور بے چینی کب اور کیسے ختم ہو گی۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت الثانی نے ایک عرصہ قبل اس خطرہ کو بھانپ کر بڑی وضاحت سے اس سلسلہ میں رہنمائی فرمائی تھی۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب ہمارے ملک پر غیر ملکی حکمران تھے اور بعض عاقبت نااندیش رہنما لاقانونیت کے سہارے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جیسے مشہور ہندو رہنما گاندھی جن کی سیاسی زندگی کا اول و آخر لاقانونیت اور عدم تعاون کی پالیسی ہی تھی۔ اس کے برعکس حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کی تمام زندگی قانون کا احترام کرنے کرانے میں گزری اور حصول آزادی میں بھی آپ نے قابل صد رشک کردار ادا فرمایا۔

اطاعت و فرماں برداری کے فوائد اور سرکشی نافرمانی کے نقصانات بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

ملک میں قیام امن خدا تعالیٰ کا حکم ہے پس اگر انگریز خود امن نہ بھی قائم کریں جب بھی ہمیں چاہئے۔ کہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر بھی اسے قائم کریں اور یہ انگریز کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے لئے اور اپنی اولادوں کو بداخلاقی سے بچانے کے لئے ہے۔ اگر کسی وجہ سے ہم اس فرض سے دستکش ہو جائیں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ نادانی کی وجہ سے ہم اپنی اولادوں کو بگاڑتے ہیں اور اس میں انگریز کا نہیں بلکہ ہمارا اپنا نقصان ہے.... ہمارا یہ فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کے دین کے قیام کے لئے اسی طرح اپنے ملک اور اپنی اولاد کی اصلاح کے لئے ہونا چاہئے۔ ایسی شرارتیں بعض اوقات خود حکومتیں بھی کروا دیا کرتی ہیں تا رعایا پر زیادہ تشدد اور ظلم کا موقع مل سکے۔ اور میں کہوں گا اگر خود حکومت کی طرف سے بھی ایسی حرکات ہو رہی ہوں تب بھی ہمیں اس کا مقابلہ کرنا چاہئے کیونکہ ہم انگریز کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا' دین' ملک اور اپنی اولادوں کی بہتری کے لئے ایسی تحریکات کے مخالف ہیں۔ اسی طرح ملک کے اندر' قانون شکنی کی جو روح پیدا ہو رہی ہے اسے بھی روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آج جن بچوں کو کہا جاتا ہے کہ جاؤ انگریزی قوانین توڑ دو۔ وہ کل ضرور باپ سے کہیں گے کہ جاؤ میں تمہاری بات نہیں مانتا اور اسی طرح شاگرد استادوں کی نافرمانی کریں گے گویا یہ تحریک ہماری اہلی زندگی کو تباہ اور اولاد کی تربیت کا ستیاناس کرنے والی ہے اگر ان بچوں کو انگریزی قانون توڑنے کا عادی بنایا جائے گا تو یقیناً کل شاگرد استاد کو' بیٹی ماں کو' اور لڑکا باپ کو جواب دے گا۔ دراصل حقوق حاصل کرنے کے لئے صبر' تقویٰ' نیکی' ہمت اور صداقت سے کام لینا چاہئے جو قوم سچائی کے ساتھ اپنا حق لینا چاہے اسے کوئی محروم نہیں رکھ سکتا۔ صداقت خواہ ایک آدمی لے کر کھڑا ہو جھوٹ کو اس کے سامنے ضرور ذلت اٹھانی پڑتی ہے بڑی سے بڑی حکومت بھی اس کے سامنے دب جاتی ہے۔ جائز حقوق حاصل کرنے کے لئے ناجائز ذرائع اختیار کرنا کسی صورت بھی مناسب نہیں۔ جو قوم جائز ذرائع سے جدوجہد کرتی ہے اور صداقت کے ساتھ اپنے مطالبات منوانا چاہتی ہے۔ ساری دنیا کی حکومتیں مل کر بھی اسے محروم نہیں رکھ سکتیں۔ جو حکومت رعایا کے بیدار جذبات کا لحاظ نہیں کرتی وہ خود بخود تباہ ہو جائے گی۔

(الفضل 14۔ فروری 1932ء)

ایک اور موقع پر اس بات کی مزید وضاحت کرنے کے لئے آپ نے فرمایا

"میں نے نان کو اپریشن کے متعلق نان کو اپریشن کے پرجوش ممبروں سے دریافت کیا ہے کہ تمہاری حکومت میں ایسا ہو تو تم اسے جائز قرار دو گے یا نہیں بعض نے تو صاف کہہ دیا کہ نہیں بعض نے کہا جب ایسا ہو گا تو دیکھا جائے گا"

(الفضل 12 فروری 1923ء)

قانون کے احترام کے نتیجہ میں جو قومی مفاد حاصل ہو سکتا ہے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ کا ارشاد ہے۔

ٹھنڈے دل سے غور کرو اگر قانون شکنی کی روح کو اس طرح پیدا کیا گیا تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ گورنمنٹ برطانیہ کا خیال دل سے نکال کر یہ تو سوچو کہ اگر ہندوستانیوں کی اپنی حکومت ہو تو کیا تم اس کو جائز سمجھو گے کہ حکومت کے جس حکم کو کوئی درست نہ سمجھے اس کو رد کر دے اور اس کا مقابلہ کرے .... یاد رکھیں کہ وہی ملک ترقی کر سکتا ہے جس میں قانون کے احترام کا مادہ ہو"

ترک موالات ص 4

بعض اوقات قانون شکنی اس وجہ سے ضروری سمجھی جاتی ہے کہ ہمیں ہمارے حقوق نہیں مل رہے۔ اس امر کے متعلق روشنی ڈالتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"بہت لوگ ہیں جو کہتے ہیں گورنمنٹ ہمیں حقوق نہیں دیتی اگرچہ میرا اس بات سے اختلاف ہے کہ کوئی ایسے حقوق ہیں جو گورنمنٹ نہیں دیتی لیکن اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ بات درست ہے تو میں کہتا ہوں کہ کسی چیز کے حصول کے طریق کئی ایک ہوتے ہیں جن میں سے بعض سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے اور بعض امن و امان کے ساتھ جاری رکھنے والے ہوتے ہیں اور کسی عقل مند یا دانا انسان کا یہ کام نہیں کہ ان طریق سے کام لے جو فتنہ و فساد پیدا کرنے والے ہوتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے خود رعایا کے لئے تباہی و بربادی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو بنگال میں جو شورش کی گئی اس سے گورنمنٹ کو کوئی ایسا نقصان نہیں پہنچا مگر رعایا لٹ رہی ہے۔ ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ قتل ہو رہے ہیں۔ فساد و فتنہ پھیل رہا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ حکومت کا رعب ہی ہوتا ہے اور اسی سے ملک میں امن قائم رہتا ہے....."

(الفضل 4۔ اگست 1917ء)

ملکی آزادی کی کوششوں کو توازن و اعتدال میں رکھنے اور دہشت گردی سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن میں ملک کی آزادی کا جوش ہے۔ میں ان لوگوں کی کوششوں کو پسند کرتا ہوں مگر بعض دفعہ وہ ایسا رنگ اختیار کر لیتی ہیں کہ انگریزوں کو نقصان پہنچانے کے خیال میں وہ اپنی قوم کے اخلاق اور اس روح کو جو حکومت کے لئے ضروری ہوتی ہے تباہ کر دیتی ہیں۔ ایسے لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں.....

.....جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ دین حق کو گالی دینے سے دین کی ہتک ہو گی وہ اگر عیسائی ہے تو عیسائی مذہب کا دشمن' اگر سکھ ہے تو سکھ مذہب کا دشمن اور اگر ہندو ہے تو ہندو دھرم کا دشمن' ہتک تو دراصل گالی دینے والی کی ہوتی ہے..... اگر کوئی شخص مجھے گالیاں دیتا ہے تو وہ اپنی بداخلاقی کا اظہار کرتا ہے..... میں گالیاں سنتا ہوں اور برداشت کرتا ہوں تو اپنے بلند اخلاق کا اظہار کرتا ہوں.... وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن۔"

(12۔ اپریل 1929ء)

بدامنی اور فساد کے مقابلہ میں ہمارا طریق کار کیا ہونا چاہئے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"ہمارے ملک کا امن ایک عرصہ سے اس طرح برباد ہو رہا ہے کہ میں جب بھی اس پر غور کرتا ہوں مجھے اپنے ملک کا نہایت ہی تاریک مستقبل نظر آتا ہے۔ ایک طرف میں کانگریس کو دیکھتا ہوں کہ اس کے اصول اتنے خطرناک اور فساد پیدا کرنے والے ہیں کہ اگر ہم انہیں مان لیں تو بجائے دنیا میں امن قائم ہونے کے فتنہ و فساد پھیل جائے۔ دوسری طرف میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو گورنمنٹ کے خیر خواہ کہلاتے ہیں کہ وہ حد درجہ کے لالچی' دنیادار' خود غرض اور قوم فروش ہیں۔ ..... ہمارا مقصد بلند ہونا چاہئے اور ہمارا کام یہ ہونا چاہئے کہ امن شکن اصولوں کا مقابلہ کریں اور دوسری طرف گورنمنٹ کے خوشامدیوں سے شدید نفرت رکھیں۔"

(الفضل 7۔ جولائی 1932ء)

اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ اطاعت اور فرماں برداری کا ہمارا طریق کسی لالچ اور دنیوی مفاد کے لئے نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جن لوگوں نے ذاتی اغراض کے لئے ان سے تعاون کیا (انگریزوں سے) ان سے تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ تمہیں ہم نے اس کا معاوضہ ادا کر دیا۔ کسی کو خاں صاحب بنا دیا کسی کو خان بہادر بنا دیا یا کسی کو مربعے دے دیئے مگر دنیا کا کوئی انگریز ایسا ہے جس کے اندر شرافت ہو اور وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ سکے کہ تمہیں یا تمہاری جماعت کو ہم نے فلاں فائدہ پہنچایا ہے۔ اور کوئی دنیا میں ایسا انگریز ہے جس کے اندر شرافت ہو اور وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکے کہ تمہاری جماعت سے ہمیں فائدہ نہیں پہنچا۔ .... میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس عرصہ میں ہم نے حکومت سے کبھی ایک پیسہ کا فائدہ بھی نہیں اٹھایا۔ نہ اٹھانے کے لئے تیار تھے اور نہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں گے"

(الفضل 11۔ اگست 1942ء)

اس اہم امر کے متعلق روشنی ڈالتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"یہ مت خیال کرو کہ گورنمنٹ تمہاری قدر نہیں کرتی۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں گورنمنٹ سے قدر کرانے کے لئے نہیں کرتے بلکہ خدا کے لئے کرتے ہیں اور خدا کے حکم سے کرتے ہیں کہ زمین میں فساد نہ کرو اور امن کو قائم رکھو.... ہمارا یہ فعل اس غرض سے نہیں ہے کہ کوئی ہماری قدر کرے۔ ہمیں گورنمنٹ کیا دے سکتی ہے۔ ہمیں دینے والا ہمارا خدا ہے اس لئے ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ کسی لالچ سے نہیں کرتے۔ ہمیں تو خدا نے وہاں کھڑا کیا ہے جہاں کسی مدح اور ذم کا اثر پہنچ ہی نہیں سکتا.... ہمارا کام خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ ہمارے نزدیک لالچ گناہ ہے.... ہم وفادار ہیں۔ ہم امن قائم رکھنا چاہتے ہیں اس لئے کہ ہمارا دین ہمیں یہی سکھاتا ہے۔ خدا ہمیں فساد سے روکتا ہے۔ پس تم دین کے لئے 'خدا کے لئے' .... امن کو قائم رکھو کسی کے قدر کرنے کے خیال کو دل میں بھی نہ لاؤ کیونکہ ہمارے دین کی ترقی اس سے ہو گی۔ اگر دنیا کی نظر میں تم اس وجہ سے ذلیل ٹھہرو تو مت پرواہ کرو کیونکہ خدا تمہاری عزت کرے گا۔

الفضل 10 مئی 1919ء

قانون کے اندر رہتے ہوئے جائز طریق سے جائز حقوق کے حصول کی تلقین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

(ہمارے لئے ضروری ہے کہ ناقل) قانون شکنی کا مقابلہ کریں اور ادھر گورنمنٹ سے اپنے مطالبات پورے کرنے پر قانون کے اندر رہ کر زور دیں اور ثابت کر دیں کہ ہم ایسے ہی ملک کی آزادی کے خواہاں ہیں جیسے ہندو اور اس بات کو جاری رکھیں جب تک اپنے حقوق حاصل نہ کر لیں۔

اس خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا:۔

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

سعادت خدا تعالیٰ کی عطا اور بخشش ہے کوئی شخص جب تک راہ حق اور راستی سے مناسبت نہیں رکھتا ہے اس پر آ ہی نہیں سکتا اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

الفضل 15- مئی 1949ء

حضرت پیر اکبر علی صاحب

حضرت پیر اکبر علی صاحب کے والد کا نام علم الدین صاحب تھا جو موضع قبروالا تحصیل فاضلکا ضلع فیروز پور کے ایک بااثر زمیندار تھے۔ اپنے خاندان میں ان کی وجاہت مانی ہوئی تھی۔ آپ ان کے دوسرے بیٹے تھے۔ اور گاؤں ہی میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں اوائل عمر گزاری۔ اپنے خاندان کی روایات کے خلاف آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ لاہور فورمن کرسچن کالج سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ دوران تعلیم میں آپ اکثر اپنا کھانا خود پکاتے تھے۔ اور بہت قلیل رقم میں گزارہ کرتے تھے۔ بی۔ اے کرنے کے بعد آپ نائب تحصیلدار بھرتی ہو گئے۔ مگر یہ زندگی پسند نہ آئی۔ اور ایل ایل بی کا امتحان پاس کر کے فیروز پور میں وکالت شروع کر دی۔

آپ اپنی قوم کے (بودلہ قریشی) سب سے پہلے گریجوایٹ اور ڈبل گریجوایٹ ہیں۔ اور اب تک اس ساری قوم میں سوائے آپ کے چار بیٹوں کے اور کوئی گریجوایٹ نہیں۔

آپ ایک کامیاب وکیل تھے۔ اور میونسپل کمیٹی کے ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس چیئرمین اور ایم۔ ایل۔ اے کی حیثیت سے مدت تک پبلک کی خدمت کرتے رہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور کونسل کی ممبری کی مصروفیات کے سبب میونسپل کمیٹی سے 1928ء کے قریب دستکش ہو گئے تھے۔ باوجود اس کے کہ فیروز پور کے ڈسٹرکٹ بورڈ میں دو تہائی ووٹ غیر مسلموں کے ہوتے تھے۔ اور آپ ایک متعصب (-) مشہور تھے۔ پھر بھی آپ تقریباً بیس سال تک ہمیشہ ہی ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس پریذیڈنٹ منتخب ہوتے رہے۔ ضلع بھر میں آپ کا اثر ورسوخ تھا۔ ڈی سی ڈسٹرکٹ بورڈ کا چیئرمین ہوتا تھا۔ اور اس زمانے کے بعض انگریز افسر بہت متکبر ہوتے تھے۔ لیکن آپ کبھی بھی ان سے نہیں دبے۔ بلکہ بعض ڈپٹی کمشنروں سے ٹکر بھی لی۔ اور ان کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

سوائے ایک وقفہ کے آپ جب سے پنجاب لیجسلیٹو کونسل بنی اور وہ پھر لیجسلیٹو اسمبلی میں تبدیل ہوئی۔ 1945ء تک اس کے ممبر رہے۔ اور آپ کا شمار سرگرم ممبروں میں ہوتا تھا۔ آپ مختلف سیلکٹ کمیٹیوں میں بھی کام کرتے رہے۔ سلسلے کی مجلس شوریٰ کا شاید ہی کوئی اجلاس ہو گا۔ جس میں آپ نے نمایاں حصہ نہ لیا ہو۔ چونکہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور اسمبلی کے تجربہ کی وجہ سے بجٹ میں خاص دسترس حاصل تھی۔ اس لئے حضرت صاحب اکثر آپ کو بجٹ کمیٹی میں رکھتے تھے۔ اس بارہ میں چوہدری نعمت اللہ صاحب خاص طور پر آپ کے رفیق کار ہوتے تھے۔ حضرت صاحب نے ایک دفعہ آپ کو بجٹ کمیٹی کا پریذیڈنٹ نامزد کرنا چاہا۔ تو عرض کی کہ حضرت صاحب چوہدری صاحب کو پریذیڈنٹ بنائیں۔ چنانچہ اکثر چوہدری صاحب ہی پریذیڈنٹ بنتے رہے۔

آپ نے حضرت امام جماعت اول کے ہاتھ پر ان کے آخری ایام میں بیعت کی تھی۔ آپ کی بیعت کا واقعہ میں نے خود آپ سے کئی بار سنا ہے۔ فرمایا کرتے تھے۔ "جب ٹانگے پر قادیان پہنچے۔ تو حضرت صاحب کے گھروں کی طرف سے گزرتے ہوئے نچلی منزل میں (ام طاہر کے نچلے حصہ کے سامنے) دیکھا۔ کہ ایک پہلوان لیٹا ہوا ہے۔ اور خوب زور زور سے اس کی مالش ہو رہی ہے۔ (یہ پہلوان حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تھے) جب حضرت امام اول سے ملنے کے لئے گیا۔ تو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے منع کیا۔ کہ حضرت صاحب بیمار ہیں۔ میں نے مزاحمت کی پروانہ کی۔ اور ان کے اصرار کے باوجود بڑھتا گیا۔ آخر حضرت مولوی صاحب نے ہماری تکرار سنی۔ تو فرمانے لگے۔ کہ یہ کیسا شور ہے۔ کہا گیا کہ حضرت صاحب یہ آدمی رکتا نہیں بڑھتا چلا آتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آنے دو۔ چنانچہ آپ پہنچ گئے۔ اور وہیں بیعت کی۔ اس کے بعد آپ واپس آ گئے۔ اور پہلی اطلاع جو آپ کو حضرت امام جماعت اول کی وفات کے متعلق ملی۔ وہ لاہوری پارٹی کے اشتہارات کے ذریعہ ملی۔ جن میں انہوں نے آپ کو اپنی طرف سے دعوت دی۔ لیکن آپ فوراً ہی امامت ثانیہ کے ساتھ ملحق ہو گئے۔ اور تادم آخر اس سے وابستہ رہے۔

آپ کی پہلی بیوی 1912ء کے قریب فوت ہو گئی تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی اور دو لڑکے موجود ہیں۔ (مومنہ بیگم، محمد ممتاز، اور محمد اقبال) جو تاحال احمدی نہیں ہوئے۔ شروع 1915ء میں آپ نے حضرت مرزا ناصر علی صاحب کی دختر اکبر ممتاز بیگم صاحبہ سے شادی کی۔ مرزا ناصر علی صاحب انصاری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جس طرح والد صاحب اپنے خاندان میں سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہونے میں منفرد تھے۔ اسی طرح مرزا ناصر علی صاحب بھی اپنے تمام خاندان میں احمدیت قبول کرنے میں اکیلے تھے۔ اس شادی سے آپ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ دونوں بیٹیاں (محمودہ بیگم اور حمیدہ بیگم) اور ایک لڑکا (بشیر الدین) بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ باقی پانچ بیٹے (صلاح الدین (ای۔ اے۔ سی) انور الدین (بزنس) لفٹیننٹ ضیاء الدین معین الدین ایم ایس سی سٹوڈنٹ) محی الدین (کیڈٹ ایرفورس) زندہ ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا۔ کہ آپ کسی وقت بھی فارغ نہیں رہ سکتے تھے۔ صبح تاروں کی چھاؤں میں اٹھ کر عبادت پڑھتے۔ مویشیوں کی دیکھ بھال کرتے۔ پھر سیر کو نکل جاتے۔ سیر سے واپس آکر (کلام الٰہی) کی تلاوت فرماتے۔ پھر سلسلہ کی کوئی کتاب پڑھتے۔ بچوں کو کلام الٰہی ترجمہ سے پڑھاتے۔ پھر ڈسٹرکٹ بورڈ کی فائلیں دیکھتے۔ مقدمات تیار کرتے۔ اور کچہری چلے جاتے۔ واپس آکر عبادت پڑھ کر اگر کوئی دفتری کام نہ ہوتا۔ تو پھر مطالعہ کرتے۔ مویشیوں کو دیکھتے۔ اور مغرب اور عشاء کی عبادت بیت میں ادا کرتے۔ غرضیکہ کوئی وقت ضائع نہ کرتے۔ گزشتہ فسادات میں آپ بمعہ خاندان فیروز پور سے راولپنڈی تشریف لے گئے۔ اور چونکہ فارغ بیٹھنا طبیعت کے خلاف تھا۔ اس لئے کام شروع کرنے کی خاطر آپ میانوالی اور میانوالی سے بھکر اور وہاں سے منٹگمری جا پہنچے۔ منٹگمری میں آپ چوہدری محمد شریف صاحب کے ہاں مقیم رہے۔

آخر مارچ 1948ء کی مشاورت کے موقع پر آپ حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میرے جسم کے دائیں حصہ میں درد رہتا ہے۔ آپ نے جو کیفیت بیان کی۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ فالج کے آثار ہیں۔ آپ فوراً کسی ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ چنانچہ آپ ڈاکٹر یار محمد صاحب کے پاس جو آپ کے پرانے دوست تھے گئے' ڈاکٹر صاحب نے اچھی طرح دیکھ کر کہا کہ آپ کو Reheumetism کی پرانی تکلیف ہے۔ اسی کے سبب سے یہ درد اٹھ رہی ہے۔ اس پر آپ مطمئن ہو گئے۔ اور علاج کی طرف توجہ نہ کی۔

تین اپریل کو دفعتہً فالج کا حملہ ہو گیا۔ 4 تاریخ کو ہم لوگ پہنچ گئے۔ اور چھ کو آپ کو بذریعہ ایمبولینس لاہور لے آئے۔ چونکہ میو ہسپتال میں جگہ نہ مل سکی۔ اس لئے رتن باغ میں آپ کو رکھا گیا۔ یہاں ایک ہفتہ تک ڈاکٹر لابیر کا علاج ہوا۔ حضرت صاحب بھی دوائی دیتے رہے۔ اور آپ کی طبیعت جلد جلد روبہ اصلاح ہونے لگی۔ حتیٰ کہ 20 مئی کی شام کو سوائے دائیں بازو کے آپ کا تمام جسم حرکت کرتا تھا۔ اور دایاں بازو بھی تھوڑا تھوڑا جنبش کرتا تھا۔

ہم سب بھائی باری باری آپ کے پاس شب و روز بیٹھے رہتے تھے۔ 21 تاریخ صبح 4 بجے بھائی محمد ممتاز صاحب نے گھبرا کر مجھے جگایا۔ دیکھا کہ آپ کو تشنج کے دورے پڑ رہے تھے۔ ڈاکٹر بلایا گیا۔ معلوم ہوا۔ کہ دوبارہ فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ آخر 26 مئی کی صبح کو بروز بدھ آپ فوت ہو گئے۔ اگرچہ اس حملہ کے بعد زبان بالکل جاری نہیں ہوئی۔ اور اکثر بے ہوش ہی رہے۔ لیکن آخری وقت میں اللہ کا نام لینے کو زبان کھل گئی۔ اور اللہ کا نام لے کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اے اللہ اے میرے پیارے اللہ رحم کے ہاتھوں رحم کے ساتھ اپنی محبت کی آغوش میں ان کو جگہ دینا۔ اور جب احمدیت کا پودا خون کی قربانی مانگے۔ تو اے میرے اللہ آپ اپنی نسل کی وجہ سے تیرے روبرو شرمسار نہ ہوں۔

26 کو آپ کا جنازہ میری کو میچ میں پڑھا گیا۔ آپ حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق (بوجہ موصی ہونے کے) راولپنڈی ہی میں امانتاً دفن کئے گئے۔

آپ کی بیماری میں ڈاکٹر ملک عبدالحق صاحب نے بہت اخلاص سے کام لیا۔ اور ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے تو بیٹوں کی طرح ہمت سے کام کیا۔ خود انیما کرواتے رہے۔ اور جس رات پینسلین کے ٹیکے لگنے تھے۔ ساری رات موجود رہے۔ لاہور کے قیام میں بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے نہایت احسان کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

احساس سفر آخری ایام میں آپ کو یہ احساس ہو گیا تھا۔ کہ اب زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں چنانچہ یہ شعر بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

ہوش و حواس تاب وتواں جا چکے اے داغ
اب ہم بھی جانے والے ہیں ساماں تو ہو چکا

آخری بیماری میں پورے ہوش میں کئی دفعہ فرمایا کہ "اب چلیں" ہم نے بات کریدنی۔ تو ٹال جاتے۔ اور مسکرا کر چپ ہو جاتے۔ والدہ کو ایک دفعہ کہنے لگے۔ کہ اب دنیا میں میرا کوئی کام نہیں۔

(پیر صلاح الدین راولپنڈی)

الفضل 3- اپریل 1949ء

ہماری تاریخ
پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا مستقبل
فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی کے زیر اہتمام کامیاب لیکچرز

لاہور 2- اپریل آج شام وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی کے زیر اہتمام ڈاکٹر مظفر الدین قریشی ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز مغربی پنجاب نے "پاکستان میں سائنس اور ٹکنالوجی کا مستقبل کے موضوع پر ایک دلچسپ اور پر از معلومات تقریر فرمائی آپ نے دنیا میں سائنس کی ترقی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے یونانیوں اور عربوں کی مساعی کو بہت سراہا۔ اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے حیرت انگیز ایجادات کر کے دنیا کے علم اور آسائش میں اضافہ کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے وثوق ظاہر کیا کہ پاکستان میں بھی سائنس اور ٹکنالوجی کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ ضرورت صرف متحدہ کوشش اور پلان کئے ہوئے پروگرام کی ہے۔ پاکستانی ذہنی طور پر کسی دوسری قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔

آپ نے نوجوان سائنس دانوں سے اپیل کی کہ وہ سائنس اور ریسرچ کی ترقی کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔

لیکچر کے بعد سوالات اور جوابات کا سلسلہ جاری رہا آخر میں ڈاکٹر ایس۔ ڈی۔ مظفر پرنسپل انجینئرنگ کالج لاہور نے مقرر کا اور فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی کا شکریہ ادا فرمایا اور کہا کہ فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی خاموشی سے ٹھوس کام کرنے والی سوسائٹی ہے۔

ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ جن میں کالجوں کے پروفیسرز اور طلباء نیز گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ (سٹاف رپورٹر)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرمیڈیٹ کے بعد آپ کیا کر سکتے ہیں

انٹرمیڈیٹ کے بعد تعلیمی میدان میں کیا کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اس بارہ میں طلباء کی راہنمائی کے لئے تفصیل ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔ جو اس سلسلہ میں مفید ہو سکتی ہے۔

F.Sc. میں پری میڈیکل گروپ رکھنے والے طلبہ

1۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میں داخلہ حاصل کرکے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر صوبہ میں واقع مختلف حکومتی میڈیکل کالجز کا میرٹ بنتا ہے۔ اور اس کے مطابق داخلے ہوتے ہیں۔ اکثر میڈیکل کالجز میں چند داخلے پس ماندہ اضلاع کی سیٹوں پر بھی ہوتے ہیں نیز ہر میڈیکل کالج میں چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جاتی ہیں۔ لیکن اس کا بھی میرٹ بنتا ہے۔ اس کے علاوہ چند پرائیویٹ میڈیکل کالجز بھی قائم ہیں۔ مثلاً آغا خان میڈیکل یونیورسٹی' ضیاء الدین میڈیکل یونیورسٹی' ہمدرد کالج آف میڈیسن وغیرہ۔ ان اداروں میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے اور داخلہ سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔

2۔ بی۔ ڈی۔ ایس (ڈینٹل سرجری) میں حکومتی اداروں میں میرٹ کی بنیاد پر داخلہ لیا جاتا ہے۔ اس وقت B-D-S لاہور' ملتان' جام شورو۔ اور پشاور میں کروائی جارہی ہے۔ چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ چند پرائیویٹ کالجز بھی B-D-S کرواتے ہیں۔ لیکن داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔

3۔ فارمیسی میں داخلہ حاصل کرکے بی۔ فارمیسی کی ڈگری لی جاسکتی ہے۔ فارمیسی کی تعلیم اس وقت بلوچستان یونیورسٹی' بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان' گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان' اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور' پنجاب یونیورسٹی لاہور' کراچی یونیورسٹی' پشاور یونیورسٹی اور سندھ یونیورسٹی جام شورو میں دی جارہی ہے۔ ان سب اداروں میں داخلہ بذریعہ MERIT ہوتا ہے۔

4۔ ایگریکلچر میں بی۔ ایس۔ سی (آنرز) Animal Husbandry میں بی۔ ایس۔ سی (آنرز) اور DVM میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ ان مضامین میں تعلیم زرعی یونیورسٹی فیصل آباد' زرعی یونیورسٹی پشاور زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام' گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان' زرعی یونیورسٹی آزاد کشمیر اور بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان اور بارانی کالج راولپنڈی میں دی جاتی ہے۔ داخلہ میرٹ پر ہوتا ہے۔ نیز چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جاتی ہیں۔

5۔ کسی بھی کالج میں انٹر میں پڑھے ہوئے مضامین کی بنیاد پر B.Sc. میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ اور انہی میں سے کسی ایک میں M.Sc. بیالوجی وغیرہ میں کرنے کے بعد قانون' بزنس ایڈمنسٹریشن' پبلک ایڈمنسٹریشن' ایجوکیشن' لائبریری سائنس اور چند ایک اور مضامین میں بھی داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ یہ مضامین پاکستان کی تقریباً تمام حکومتی یونیورسٹیوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔ نیز چند اعلیٰ معیار کے پرائیوٹ ادارے بھی ان میں سے چند ایک میں تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ و انٹرویو ہوتا ہے۔

F.Sc. میں پری انجینئرنگ گروپ رکھنے والے طلبہ

حکومتی اداروں میں اور بعض اعلیٰ معیار کے پرائیویٹ اداروں میں مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک برانچ میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔

1۔ کیمیکل انجینئرنگ 2۔ سول۔ 3۔ الیکٹریکل۔ 4۔ مکینیکل۔ 5۔ الیکٹرانکس۔ 6۔ الیکٹریکل (ٹیلی کام)۔ 7۔ کمپیوٹر انجینئرنگ۔ 8۔ فیول FUEL۔ 9۔ میٹالرجیکل۔ 10۔ پیٹرولیم اینڈ گیس۔ 11۔ مائننگ۔ 12۔ آرکیٹکچر۔ 13۔ ایگریکلچر۔ 14۔ انڈسٹریل۔ 15۔ ٹیکسٹائل انجینئرنگ۔ 16۔ سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ شامل ہیں۔

وہ ادارے جو مندرجہ بالا کورسز کرواتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ (ہر کورس ہر ادارہ میں نہیں کرایا جاتا) 1۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور 2۔ انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا۔ 3۔ مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جام شورو۔ 4۔ این۔ ای۔ ڈی یونیورسٹی کراچی۔ 5۔ داؤد کالج آف انجینئرنگ کراچی۔ 6۔ NWFP یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور 7۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد 8۔ سندھ زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام۔ 9۔ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی NUST راولپنڈی۔ 10۔ غلام اسحاق خاں انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ ملتان۔ 13۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان۔ 14۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ 15۔ عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی۔ 16۔ سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ سائنسز کراچی۔ 17۔ الخیر یونیورسٹی آزاد جموں کشمیر۔ 18۔ انڈس ویلی سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹکچر شامل ہیں۔

جن طلباء نے F.Sc./F.A میں ریاضی رکھی ہوئی ہے۔ وہ مختلف اداروں میں B S c کمپیوٹر سائنسز میں بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ یہ عام طور پر پرائیویٹ ادارے کرواتے ہیں۔ یہ گنتی کے ہی ادارے ہیں اور عام طور پر پاکستان کے کاروباری شہروں میں واقع ہیں۔ ان میں داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔ اگر بی ایس سی کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر BA/B.Sc. میں میتھ MATH رکھ کر M.Sc. کمپیوٹر سائنس میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ پاکستان کی تقریباً تمام حکومتی یونیورسٹیاں M.Sc. کمپیوٹر سائنس کرواتی ہیں۔ جہاں پر داخلہ میرٹ پر ہوتا ہے۔ جو مختلف یونیورسٹیوں کا علیحدہ علیحدہ بنیادوں پر بنایا جاتا ہے۔

اور اس کے علاوہ چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جاتی ہیں۔ اور اس میں بھی میرٹ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بیچلر ان کمپیوٹر Applications کرواتی ہے اس سلسلہ میں کمپیوٹر ٹریننگ کی سہولت پیٹرومین کا ادارہ فراہم کرتا ہے۔

انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد چند حکومتی ادارے BBA کرواتے ہیں۔ ان میں آزاد کشمیر یونیورسٹی' کراچی یونیورسٹی' بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان' پشاور یونیورسٹی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ چند ایک پرائیویٹ ادارے بھی BBA کرواتے ہیں۔

اسی طرح انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد بی کام بھی کیا جاسکتا ہے۔ جو حکومتی اور پرائیویٹ دونوں قسم کے اداروں میں کروایا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے بھی انٹر میں مخصوص مضامین کی شرط نہیں۔ البتہ اگر کسی نے آئی کام/ڈی کام کیا ہو تو پڑھائی میں آسانی ہو جاتی ہے۔ بی کام کرنے کے بعد ایم کام' کمپیوٹر سائنس' CA۔ بزنس ایڈمنسٹریشن اور ICMA کی طرف جاسکتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹس نے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے والے طلبہ کے لئے ایک فاؤنڈیشن کورس جاری کیا ہوا ہے۔ جس میں داخلے سال میں دو مرتبہ ہوتے ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ پاس کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کے بعد فاؤنڈیشن کورس میں رجسٹریشن ہوتی ہے۔ اس کو کرنے کے بعد کسی کمپنی کے ساتھ باقاعدہ (Articleship) آرٹیکل شپ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ اور امتحان بھی پاس کرنے ہوتے ہیں تب جاکر کوئی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بنتا ہے۔ اس میں عام طور پر چھ سال اور اکثر اوقات اس سے بھی زائد وقت لگ جاتا ہے۔

وہ طلبہ جو انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد فائن آرٹس میں بیچلرز کرنا چاہتے ہیں ان کی معلومات کے لئے تحریر ہے کہ بعض ادارے صرف ان کو داخلہ دیتے ہیں جنہوں نے انٹر میں فائن آرٹس کا مضمون رکھا ہوا ہو ان اداروں میں پنجاب یونیورسٹی' سندھ یونیورسٹی جام شورو' پشاور یونیورسٹی شامل ہیں۔ لیکن لاہور میں واقع نیشنل کالج آف آرٹس میں چار سالہ فائن آرٹس اور چار سالہ ڈیزائننگ میں داخلہ ٹیسٹ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ نیز چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی آفر کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ چند پرائیویٹ ادارے بھی فائن آرٹس اور ڈیزائننگ کے کورسز کرواتے ہیں۔ اور عام طور پر لاہور اور کراچی میں واقع ہیں۔ کراچی میں واقع انڈس ویلی سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹکچر اس سلسلہ میں کافی شہرت رکھتا ہے۔

پاکستان کی وہ تمام یونیورسٹیاں جو انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد بی اے/بی۔ ایس۔ سی اور بی۔ اے/بی۔ ایس۔ سی (آنرز) کے کورسز یونیورسٹی کیمپس میں آفر کرتی ہیں۔ کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ:۔

1۔ عربی (کراچی۔ سندھ یونیورسٹی جام شورو) 2۔ اسٹرانومی (پنجاب یونیورسٹی لاہور) 3۔ بائیو کیمسٹری (کراچی یونیورسٹی (4) باٹنی (کراچی' سندھ یونیورسٹی جام شورو) 5۔ اکنامکس (LUMS) کراچی یونیورسٹی' اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد' سندھ یونیورسٹی جام شورو۔ 6۔ کیمسٹری (بلوچستان کراچی' سندھ یونیورسٹی جام شورو' شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور) 7۔ انگریزی (کراچی سندھ یونیورسٹی جام شورو) 8۔ جغرافیہ (کراچی' سندھ یونیورسٹی جام شورو) 10۔ جیالوجی (کراچی' پنجاب' آزاد کشمیر پشاور یونیورسٹی' بلوچستان یونیورسٹی۔ 11۔ مائیکروبیالوجی (کراچی یونیورسٹی) شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور سندھ) 12۔ جرنلزم اور فزیالوجی (کراچی' سندھ یونیورسٹی)۔ وہ طلبہ جو B.Sc./BA کرنے کے لئے کسی نہ کسی کالج میں داخلہ لیں۔ وہ عام طور پر M.Sc./MA کریں گے یا پھر پیشہ وارانہ کورسز مثلاً قانون۔ CA ICMA وغیرہ کا رخ کرتے ہیں۔ نیز وہ طلبہ جو آرٹس کے مضامین پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ ایسے مضامین کا انتخاب کریں جو ان کے مزاج کے مطابق ہوں اور آگے چل کر فائدہ مند ثابت ہوں۔ اس سلسلہ میں ان مضامین کی طرف طلبہ کو رخ کرنا چاہئے مثلاً اینتھراپولوجی' بین الاقوامی تعلقات' جرنلزم' لائبریری سائنس اور ایجوکیشن جیسے مضامین شامل ہیں۔

اس کے علاوہ وہ طلبہ جو دنیا کی مختلف زبانوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے لئے چند ایک اداروں میں سرٹیفکیٹ' ڈپلومہ' ایڈوانس ڈپلومہ اور ڈگری کورسز کروائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اسلام آباد کا ادارہ NIML خاصی شہرت رکھتا ہے۔ نیز جن شہروں میں دوسرے ممالک کے کونصلیٹ قائم ہیں وہاں پر بھی مختلف دورانیہ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ احمدی طلباء کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد بعض حکومتی/پرائیویٹ کمپیوٹر ادارے جو پاکستان کے مختلف شہروں میں واقع ہیں۔ چھ ماہ' ایک سال' اور دو سال کا ڈپلومہ (کمپیوٹر کورسز) کرواتے ہیں۔ یہ ان طلبہ کے لئے بہت مفید ہیں۔ جو انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کرکے عملی میدان میں قدم رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے طلبہ پہلے اچھی طرح جائزہ لے کر اور ہر قسم کی معلومات حاصل کرکے ہی داخلہ حاصل کریں۔

وہ طلبہ جو F.Sc./FA کرنے کے بعد ٹیچنگ کو اپنانا چاہتے ہیں۔ وہ کسی بھی ایلیمنٹری کالج سے C.T کر سکتے ہیں۔ نیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد بھی C.T اور دوسرے کورسز کرواتی ہے۔ ان کے بارہ میں پہلے اخبارات میں اشتہار آتا ہے۔

انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد کسی نہ کسی ادارہ میں داخلہ کے لئے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کی ضرورت پڑتی رہے گی۔ اس لئے اول فرصت میں اس کو بنوالیا جائے تو بہتر ہوگا۔ اور یہ آئندہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 10- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ "کدو کی بھجیا"
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)-
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 درثمین حصہ دوئم-(دوبارہ)-
6-30 متفرق پروگرام-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 عربی زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
8-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم-
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ "کدو کی بھجیا"-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام- سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی-
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 کوئز پروگرام- سیرت از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ سوئم-
7-30 الزامات کے جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سیشن 11
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 بوسنین پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

جمعہ 11- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو پروگرام نیا-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ- انور ندیم علوی کے ساتھ ایک شام-
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
3-30 متفرق پروگرام-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کوئز پروگرام- سیرت- از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ سوئم-
6-30 الزامات کے جوابات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سیشن 11 (دوبارہ)-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 ڈچ زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
8-30 متفرق پروگرام-
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ انور ندیم علوی کے ساتھ ایک شام-
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-00 اردو پروگرام- کلام الٰہی اور اس کی خوبیاں از منیر احمد بسمل- پڑھنے والے- فرید-اے-نوید-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 درود شریف اور نظم-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-10-11-
6-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- ترجمہ ٹیم کے ساتھ جرمنی 96-5-22-
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پروگرام کوئز پروگرام- جامعہ احمدیہ ربوہ-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 ترکی پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات-
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 3

"ہر جگہ اور ہر علاقہ کی جماعتیں قانون شکنی کا مقابلہ کریں اور اس طرح گورنمنٹ کو امن قائم کرنے میں مدد دیں مگر اس کے ساتھ ہی صاف طور پر کھول کر کہہ دیں کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک غلام رہے ہم اپنے .... حقوق کا مطالبہ کرتے رہیں گے اور انہیں حاصل کریں گے۔

(الفضل 9 مئی 1930ء)

صحیح طریق پر کام کرنے اور اپنے اخلاق کو درست رکھنے سے کامیابی کے حصول کی بشارت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"باوجودیکہ ہم نہ تشدد کریں گے اور نہ سول نافرمانی۔ باوجودیکہ ہم گورنمنٹ کے قانون کا احترام کریں گے۔ باوجود اس کے کہ ہم وہ تمام ذمہ داریاں ادا کریں گے جو احمدیت نے ہم پر عائد کی ہیں اور باوجود اس کے کہ ہم ان تمام فرائض کو پورا کریں گے جو ..... ہمارے لئے مقرر ہیں۔ پھر بھی ہماری سکیم کامیاب ہو کر رہے گی۔ کشتی احمدیت کا کپتان اس کشتی کو پر خطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچادے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔

(الفضل 11 نومبر 1934ء)

ترک موالات ' سول نافرمانی' عدم تعاون ' قانون شکنی کے متعلق حضرت صاحب نے بڑے زور بڑے اصرار اور بڑے تکرار سے دنیا کو یہ بتایا کہ اس کے نتیجہ میں قومی اخلاق تباہ ہو جائیں گے اور نوجوانوں کا کیریکٹر خراب ہو جائے گا۔ مگر پاکستان بننے کے بعد ایک ایسے طبقہ نے جو پاکستان کے قیام کے ہی خلاف تھا یہاں قانون شکنی کی تلقین شروع کردی اور اس کا یہ طریق اختیار کیا کہ برسرعام اپنی تقریروں اور تحریروں میں احمدیوں کے خلاف قانون کو ہاتھ میں لینے اور انہیں قتل کردینے کی تلقین کرنے لگے۔ اس عام قانون شکنی کی تلقین کے نتیجہ میں امن وامان کی حالت بگڑنے لگی اور پاکستان کے پہلے وزیراعظم کو ایک جلسہ عام میں قتل کردیا گیا حضرت صاحب نے اس افسوسناک سانحہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"... بے شک قومی لحاظ سے خاں لیاقت علی خاں کا قتل نہایت افسوسناک بات ہے اور سیاسی لحاظ سے یہ امر ملک کے لئے نہایت نقصان دہ ہے لیکن اس کا مذہبی پہلو اور بھی خطرناک ہے اور وہ یہ کہ ہماری سیاست تو گئی تھی اب مذہب پر بھی حملہ کیا گیا ہے اور دنیا سمجھتی ہے کہ ہم وحشی ہیں اور جسے چاہتے ہیں قتل کردیتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے۔

زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا

دنیا اس بات سے غافل ہے کہ مخالف کیا کہتے ہیں وہ احمدیوں کے قتل کا علی الاعلان پروپیگنڈہ کرتے ہیں حالانکہ حکومت اور اس کے کرتے دھرتے بھی موجود ہیں.... پس میرے نزدیک ان خطرات کو دور کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ ... ذہنیتوں کو خراب کرنے سے روکا جائے"

(الفضل 6 نومبر 1951ء)

اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر قانون کو ہاتھ میں لینے کی یہ تلقین اس طرح جاری رہی تو یہ تلقین کرنے والے بھی دور بیٹھ کر آگ نہیں سینکیں گے۔ بلکہ لاقانونیت کی آگ سے یہ اپنے گھروں میں بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ آج جو حالات پیدا ہو چکے ہیں ان میں حضرت صاحب کی دور اندیشی اور پیش بینی کی قدروقیمت کا بخوبی اندازہ ہو رہا ہے۔ حضرت صاحب بطور نصیحت فرماتے ہیں۔

"اے عزیزو! صلح اور محبت ایک پاک چیز ہے اور فساد و فتنہ ناپاک ہے خدا کا پیارا بننے کے لئے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کے لئے محبت اور عفو کا پیدا ہونا ضروری ہے"

اسی طرح آئندہ نسلوں کو نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ ہماری نسلیں جب تاریخ میں ان مظالم کو پڑھیں گی اس وقت ان کا جوش ... غضب عیسائیوں کی طرح ان کو کہیں اخلاق سے نہ پھیر دے... اس لئے میں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں۔

(الفضل 19- فروری 1925ء)

بقیہ صفحہ 5

بھی کام آ رہا ہے گا۔

نظارت تعلیم پاکستان میں قائم مختلف ادارہ جات کے داخلوں کے بارہ میں وقتاً فوقتاً داخلے کے اشتہارات الفضل میں شائع کرواتی ہے۔ اس لئے الفضل کا مطالعہ ضروری ہے نیز قومی اخبارات کا مطالعہ بھی بے حد ضروری ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے آپ نظارت تعلیم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ضروری اعلان

○ محلہ دارالرحمت غربی میں صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی اکثر دکانات کرایہ پر حاصل کر لی گئی ہیں۔ صرف دو دکانات خالی ہیں کم سرمایہ والے احباب کے لئے ان معقول کرایہ والی دکانات میں کاروبار شروع کرنے کا اچھا موقع ہے۔ ضرورت مند احباب دفتر ناظم جائیداد سے رابطہ فرماویں۔ جن احباب نے کاروبار شروع نہیں کیا وہ جلد کاروبار شروع کریں۔ تاکہ بجلی کا میٹر بند رہنے کی وجہ سے انہیں فکسڈ چارجز کی شکل میں زیادہ بل ادا نہ کرنا پڑے بعض احباب دلچسپی لیکر بہت کامیابی سے کاروبار کر رہے ہیں۔

(ناظم جائیداد)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 6- اکتوبر 1996ء

12-00 رات-اردو کلاس (نیا)-
1-00 دین حق کی تعلیم-روحانی خزائن-
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق-از- بی-اے-رفیق صاحب-
2-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-10-5 (دوبارہ)-
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-(نیا)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ ربوہ--دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
8-30 حکایات شیریں-
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-10-5 (دوبارہ)-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام بیت بازی ناصرات الاحمدیہ ربوہ بمقابلہ راولپنڈی-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن-
12-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق-از بی-اے-رفیق صاحب-
1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 سوال و جواب سیشن-از حضرت امام جماعت الرابع جرمن مہمانوں کے ساتھ جرمنی-96-8-21-
6-00 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہومیوپیتھی میڈیکل کلینک گھانا-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام بیت بازی ناصرات الاحمدیہ کھاریاں بمقابلہ میرپور خاص (نیا)-
11-00 جرمن پروگرام-

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر 30792 میں محمد مومن ولد سید محمد ظفر قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-6-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے-اس وقت مجھے مبلغ-/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں-میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد مومن معلمین کلاس دفتر وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 صوبیدار صلاح الدین وصیت نمبر 4889 گواہ شد نمبر2 محمد اکرم بھٹی وصیت نمبر 29106-

مسل نمبر 30793 میں نعیم احمد ناصر ولد مرزا مجیب احمد قوم مغل پیشہ مربی سلسلہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-7-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/2400 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں-میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد فہیم احمد ناصر 81- ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 رشید احمد سیکرٹری تعلیم کلام الٰہی محلہ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر2 میر ناصر احمد سیکرٹری وقف نو ناصر آباد غربی ربوہ-

مسل نمبر 30794 میں مریم صدیقہ زوجہ محمد ذاکر قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 110 ناصر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-7-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زیورات طلائی وزنی 9 تولہ مالیتی-/45000 روپے- اور حق مہر وصول شدہ-/500 روپے- کل جائیداد 45500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت از خاوند مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ مریم صدیقہ 110- ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحق وصیت نمبر 13265 صدر مجلس موصیاں ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر2 رانا اعجاز علی وصیت نمبر 18604-

مسل نمبر 30795 میں کلثوم اختر زوجہ محمد اسلم ظفر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/1 دارالفضل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/3500 روپے- 2- زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی-/27000 روپے- 3- مشین مالیتی-/1500 روپے- اور واشنگ مشین مالیتی-/4000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ کلثوم اختر 4/1 دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اکرم خالد وصیت نمبر 24122 گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425-

مسل نمبر 30796 میں شمشاد بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/5 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-5-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زرعی زمین برقبہ ساڑھے چار ایکڑ واقع کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ مالیتی-/60000 روپے- 2- زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی-/30000 روپے- 3- حق مہر وصول شدہ-/500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- اور مبلغ-/500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ ادا کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ شمشاد بیگم 2/5 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری بشیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 صلاح الدین 30/2 دارالبرکات ربوہ-

مسل نمبر 30797 میں ڈاکٹر فیض اللہ خان ولد امام بخش خان قوم لنکانی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ساٹھ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/16 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-7-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) مکان برقبہ دس مرلہ واقع دارالعلوم غربی (ب) ربوہ مالیتی پانچ لاکھ روپے (2) زمین برقبہ سات کنال واقع پیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خان مالیتی بیس ہزار روپے زمین بارانی ہے آمد کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ 4804+3833 روپے ماہوار بصورت پنشن و ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد ڈاکٹر فیض اللہ خان ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری احمد علی وصیت نمبر 17350 گواہ شد نمبر2 محمد اکبر آصف وصیت نمبر 29437-

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں-

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان : 583568
دکان 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی- ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر :
چوہدری تجمل اشفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری

خبریں

ربوہ : 5- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) نے اعلان کیا ہے اسمبلیوں سے استعفے نہیں دیئے جائیں گے قاضی حسین احمد اور جماعت اسلامی کے دوسرے ارکان مستعفی ہوتے ہیں تو ہوں۔ ہماری اپنی پالیسی ہے۔ مسلم لیگ (ن) سمجھتی ہے کہ ابھی استعفوں کا وقت نہیں آیا۔ حکومت کو 7۔اکتوبر تک کا وقت دیا ہے۔ بہتر ہے کہ ہتھیار ڈال دے۔ ریلی کو پر امن رکھنے کے لئے پنجاب کے بڑے اس روز لاہور چھوڑ دیں۔ دھرنے کا اعلان ذاتی ہے۔ تاہم شریک ہوں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ یمن سے سویز تک آبی راستوں پر قبضے کرنے کے لئے بھارت کی "بلیو واٹر نیوی" حرکت میں آچکی ہے۔ پوری امت مسلمہ کو بھارتی منصوبوں پر تشویش ہے ہمیں اس سوال پر غور کرنا چاہئے کہ بھارت ایٹمی ہتھیاروں کے عدم استعمال کے معاہدے پر مذاکرات سے انکار کیوں کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ باتیں نیویارک میں اسلامی کانفرنس کے وزرائے خارجہ سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ سندھ میں گمبٹ کے علاقے میں جتوئی قبیلے کے 9۔افراد کو قتل کر دیا گیا۔ پولیس نے ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے مختلف دیہاتوں کا گھیراؤ کر لیا ہے۔

○ اتوار کو ہفتہ وار چھٹی کے فیصلے پر تاجر اور صنعتکار دو حصوں میں بٹ گئے۔ اس کے مطابق جمعہ کو کام کیا جانا تھا۔ لیکن بعض جگہوں پر کام جاری رہا اور بعض جگہوں پر چھٹی ہوئی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاک بھارت امن کے لئے کانفرنس بلائی جائے۔ پاکستان بھارت کی طرف سے کسی بھی ایٹمی مہم جوئی کا منہ توڑ جواب دے گا۔ سلامتی کونسل 50 سال میں کشمیریوں سے کیا گیا وعدہ نہ نبھا سکی۔ بھارت کے میزائل جنوبی ایشیا کے لئے خطرہ ہیں اس نے علاقے کو میزائلوں سے پاک کرنے کی پاکستانی تجویز کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ 1995ء تک جاری ہونے والے 47۔ارب روپے کے قرضے ڈوب چکے ہیں۔ ناقابل وصول رقم میں حبیب بینک کے 24۔ارب نیشنل بینک کے 9۔ارب اور یونائیٹڈ بینک کے ساڑھے 14۔ارب روپے شامل ہیں۔

○ وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد ہوش کے ناخن لیں۔ ملک کو سیاسی دلدل میں نہ پھنسائیں۔

○ پیپلزپارٹی کے سینیٹر اعتزاز احسن نے شیخ رشید کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ جیت لیا ہے لاہور کے ایک سول جج نے مسلم لیگی رہنما کو دو کروڑ روپے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

○ پاکستان کو عالمی بینک کی کرپشن ہٹ لسٹ میں شامل کر لیا گیا ہے آؤٹ لسٹ میں تین سرفہرست ممالک میں پاکستان کینیا اور پولینڈ شامل ہیں۔ ورلڈ بینک کے صدر ایسے ممالک کا اچانک معائنہ کیا کریں گے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ قوم کرپٹ عناصر کا احتساب چاہتی ہے۔ ارکان پارلیمنٹ اس بارے میں قانون سازی کریں۔ میں نے عوام کی خواہشات کے مطابق ارکان پارلیمنٹ کو پیغام بھیج کر اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ اب اراکین پارلیمنٹ اپنا فرض ادا کریں۔

○ چیئرمین سینٹ نے رولنگ دی ہے کہ پارلیمنٹ کو پیغامات اور عدالتی ریفرنس کے لئے صدر حکومتی مشورے کے پابند نہیں ہیں۔ آئین کے آرٹیکل 48 کی رو سے صدر کے اختیارات کے متعلق اٹھایا گیا۔ یحییٰ بختیار کا نکتہ اعتراض مسترد کر دیا گیا۔

○ فرقہ وارانہ جماعتوں پر پابندی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ مذہبی دہشت گردی میں ملوث افراد کے کوائف اکٹھے کر لئے گئے ہیں بہت جلد گرفتاریاں ہوں گی۔ وزیر اعلیٰ لگنی پابندی کے سلسلے میں وزیر اعظم سے بات کریں گے۔ باقاعدہ اعلان کابینہ کے آئندہ اجلاس میں ہو گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے جنرل اسمبلی میں سی ٹی بی ٹی پر سخت موقف اختیار کیا ہے۔

○ بے نظیر بھٹو وطن واپسی کے دوسرے روز صدر سے اپوزیشن کے ساتھ تعلقات کار بہتر بنانے پر بات کریں گی۔ نیویارک کے دورے مسئلہ کشمیر اور آئی ایم ایف حکام سے ہونے والے مذاکرات کی تفصیلات سے آگاہ کریں گی۔

○ ایک اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ 24۔اکتوبر کو اسلام آباد میں جماعت اسلامی کے ریلی کے دوران پنجاب اور سرحد نے اسلام آباد کو پولیس دینے سے انکار کر دیا ہے۔ وفاقی حکومت کی طرف سے فرنٹیئر کانسٹیبلری اور رینجرز کے دستے طلب کر کے سفارت خانوں پر تعینات کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ پنجاب نے کہا ہے کہ امن و امان کی صورت حال پولیس بھیجنے کی اجازت نہیں دیتی۔ صوبہ سرحد نے کہا ہے کہ ہمارے پاس پہلے ہی نفری کم ہے ہم سینکڑوں سپاہی نہیں بھیج سکتے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے کہا ہے کہ حکومت کی جانب سے ہائی کورٹ کے ججوں کی فہرستیں بھجوانے کا دور گزر گیا ہے۔ جب حکومت ریکوزیشن دے گی خالی آسامیوں کے لئے ججوں کے نام بھجوا دیں گے۔ وزیر اعظم کی واپسی پر تقرریاں ہو جائیں گی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ صدر کے احکام پر عمل درآمد ہونا چاہئے۔ حکومت تبدیلی کا جواز پیدا نہ کرے صدر مملکت کی طرف سے پارلیمنٹ کو پیغام بھجوائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ 58۔2۔بی استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ قاضی صاحب کا یہ کہنا کہ اسمبلیاں نہ توڑی گئیں تو مارشل لاء آئے گا ان کی خواہش ہو سکتی ہے۔ صدر کی ذمہ داریاں اپنی ہوتی ہیں انہوں نے کہا کہ میرا جھکاؤ کسی طرف نہیں ہے۔ میں غیر جانبدار رہوں۔

○ پاکستان نے ون ڈے کرکٹ کے عالمی چیمپین سری لنکا کو ہرا دیا۔ نئے بیٹسمین شاہد آفریدی نے 37 گیندوں پر 11 چھکوں اور 6 چوکوں کی مدد سے تیز ترین سنچری کا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ عالمی چیمپین کے خلاف پاکستان نے 371 رنز بنائے۔ جواباً سری لنکا کی ساری ٹیم 289 پر آؤٹ ہو گئی۔ سعید انور نے 115 رنز بنائے۔ شاہد آفریدی کی عمر 16 سال ہے اور وہ پہلا ون ڈے کھیل رہے تھے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ جج اردگرد کی تبدیلیوں سے آگاہ رہیں۔ عدلیہ آزاد ہو چکی ہے۔ جج کوئی دباؤ قبول نہ کریں۔ ججوں کی تقرری کے لئے سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں عمل ہو گا۔

○ افغان مسئلہ پر پاکستان اور ایران مشترکہ پالیسی اپنانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ نے بے نظیر بھٹو سے ملاقات میں افغانستان کے حالیہ واقعات پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ تمام لسانی گروپ نہ کھپائے گئے تو تنازعہ جاری رہے گا۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا کہ امید ہے طالبان خواتین کے احترام کو یقینی بنائیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں روشن خیال اور وسیع النظر پالیسیاں اپنائی جائیں۔ طالبان کو روشن خیال پالیسیاں اپنانے پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ افغانستان کو متحد کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ساری دنیا اس کا خیر مقدم کرے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ "پکی" خوشخبری آنے والی ہے۔ محترمہ قسمت آزمائی کے لئے امریکہ گئیں۔

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطلب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر: 212755
مینجر: مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان: 212855

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

نیا سٹاک آگیا ہے
اپنے معزز خریداروں کے پرزور اصرار پر
ان سلے برقعوں کی مکمل ورائٹی۔ نیز
جاپانی سوٹ بازار سے انتہائی بارعایت دستیاب ہیں
اکبر احمد مکان نمبر 32 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر
نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون نمبر 04524-212866

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
5 کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج

زد جام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

کامیاب مفید اور مؤثر ادویات
بیاض نورالدین کا مشہور عالم نسخہ
زد جام عشق 60 گولیاں 400 روپے
کمی خون گرمی جگر مثانہ کے لئے
سپر فولادی کیپسول 30 عدد 110 روپے
پٹھوں کی طاقت کیلئے
کایا پلٹ 30 گولیاں 60 روپے
قوت اور طاقت کے لئے
سفوف کیکر 30 روپے
طاہر دواخانہ اقصیٰ روڈ رحمان کالونی ربوہ